14304 ـ كرائے والي چيز كا كرايہ ختم ہونےپر ملكيت كےحقوق حاصل ہونے كا حكم

سوال

اس وقت بہت سے بنك اور كمپنياں ہيں جو گاڑي كرائے پر ديتےہيں مثلا ايك سال كرائے پر جس كا ماہانہ كرايہ معلوم ہوتا ہے اور كرائے كي مدت ختم ہونےپر يہ گاڑي كرائے پر لينے والي كي ملكيت ہوجائےگي، اور اگر كرائے كي مدت پوري نہ كرے تو وہ گاڑي كمپني يا بنك كي ملكيت ميں واپس چلي جائےگي اور كرائےپر حاصل كرنےوالے كو قسطيں واپس لينے كا كوئي حق نہيں اس فعل كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

يہ معاملہ كرايہ ختم ہونےپر ملكيت كےنام سے جانا جاتاہے، اور اس ميں معاصر علماء كرام كا اختلاف ہے، اور اس كےحكم ميں سعودي عرب كےكبار علماء كرام كميٹي كا بيان جاري ہوا ہےجسے ہم ذيل ميں درج كرتےہيں:

" كرايہ ختم ہونےپر ملكيت بننےوالي چيز كے موضوع ميں كبار علماء كرام كميٹي نے غور خوض كيا اور بحث وتمحيث كےبعد مجلس كےاكثر اركان نے اس معاملہ كو شرعا ناجائز قرار ديا اس كےاسباب مندرجہ ذيل ہيں:

اول: اس ميں ايك ہي چيز پر دو عقد اور معاہدے جمع ہيں اور ان ميں سے كسي ايك پر نہيں ٹھرتا اور يہ دونوں عقد حكم ميں بھي ايك دوسرے سے مختلف اور منافي ہيں.

بيع فروخت كرده چيز كوبعينہ اس كےمنافع سميت گاہك كي طرف منتقل كرنا واجب كرتي ہے، تواس وقت فروخت كرده چيز پر كرائے كا معاهده كرنا صحيح نہيں اس ليے كہ يہ گاہك كي ملكيت ہے، اور اجاره يعني كرائے پر دينا كسي چيز كا نفع كرائے پر لينے والے كي طرف منتقل كرنا واجب كرتا ہے.

اور فروخت كرده چيز كا خريدار بعينہ اور اس كےمنافع كا ضامن ہے لهذا اس كا بعينہ تلف ہوجانا يا نفع ختم ہونا خريدار كونقصان ہے ان دونوں ميں سے بائع يعني فروخت كننده كي طرف كچھ بھي واپس نہيں جاتا، اور كرائے پر حاصل كرده چيز بعينہ مالك يعني كرائے پر دينے والا اس كا ضامن ہے لهذا اس كا بعينہ تلف ہوجانا يا اس كا نفع ختم ہونا كرائے پر دينےوالے كےذمہ ميں يعني نقصان مالك كا ہوگا الا يہ كہ كرائےپر حاصل كرنےوالے كي جانب سے كوئي زيادتي اور كوتاہي سرزد ہوئي ہو.

دوم: کرایہ معاہدہ میں بیان کي گئي قیمت کےحساب سے سالانہ یا ماہانہ اقساط میں مقرر کیا جاتا ہےکہ وہ قیمت اس میں پوري ہو جسے بائع اس وجہ سے اجرت شمار کرتا ہے کہ وہ اپنےحق کومحفوظ کرسکے اس طرح خریدار کے لیے وہ چیز بیچني ممکن نہیں رہتي.

اس کي مثال یہ ہےکہ: اگر وہ چیزپچاس ہزار ریال کي ہے اور رواج کے مطابق اس کي اجرت ماہانہ ہے تواس کي اجرت دوہزار مقرر کي گئي جو کہ حقیقتا قیمت میں ایك قسط ہے حتي کہ مقرر کردہ قیمت پوري ہوجائے، مثلا اگر وہ آخري قسط دینے سے عاجز ہو تو بعینہ وہ چیز واپس لے لي جائےگي اس لیے کہ وہ اجرت پر لي گئي شمار ہوتي ہے اور اس کي اجرت میں جورقم حاصل کي گئي ہے واپس نہیں کي جائیگي اس لیے کہ اس نے اس کا نفع حاصل کیا ہے.

اس میں جو ظلم وستم ہےوہ کوئي مخفي نہیں کہ آخري قسط پوري کرنے کے لیے وہ قرض لینے پر مجبور ہوجاتےہیں .

سوم: یہ اور اس طرح کےدوسرے معاہدوں نے قرضوں کےمتعلق فقراء کو تساہل کي طرف دھکیل دیا ہے حتي کہ بہت سے حقوق مشغول اور ضائع ہو چکے ہیں، اور بعض اوقات تو قرض دینے والے فقراء کےذمہ اپنے حقوق ضائع ہو جانے کےباعث افلاس تك پہنچ جاتےہیں.

مجلس کي رائےیہ ہے کہ دونوں فریق صحیح طریقہ اختیار کریں وہ یہ ہے کہ: وہ چیز فروخت کردیں اور اس کي قیمت پر اسے رہن رکھ لیں اور اس کے لیے اپنےپاس وہ معاہدہ کي کاپي یا گاڑي کےکاغذات وغیرہ رکھ لیں .

اللہ تعالي ہي توفیق بخشنےوالا ہے، اور ہمارے نبي محمد صلي اللہ علیہ وسلم اور ان کي آل اور صحابہ کرام پر اپني رحمتیں نازل فرمائے.

اس بیان پر کبار علماء کمیٹي کےمندرجہ ذیل علماء کرام کےدستخط ہیں :

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ

الشیخ صالح اللحیدان

ڈاکٹر صالح الفوزان

الشیخ محمد بن صالح العثیمین

الشیخ بکر بن عبداللہ ابو زید

والله اعلم .